بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زکوٰۃ اور تزکیۂ مال

جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زکوٰۃ اور تزکیۂ مال

مؤلفہ :

محمد اشتیاق

امیر جماعت المسلمین

جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زکوٰۃ اور تزکیۂ مال

محبّت میں غلو کیا رنگ لاتا ہے

جب والدین سے غلو کی حد تک محبّت کی جائے تو آباؤ واجداد کی محبّت اس کو صحیح دین سے روک دیتی ہے۔ اگر اولاد سے غلو کی حد تک محبّت کی جائے تو وہ اولاد کی محبّت میں وہ سب کر گذرتا ہے جو اسے نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ اگر وہ اپنی بیوی سے غلو کی حد تک محبّت کرتا ہے تو ماں باپ عزیز و اقارب سے انحراف کر جاتا ہے۔ اگر وہ اپنے عزیز و اقارب سے غلو کی حد تک محبّت کرتا ہے تو عدل و انصاف بلکہ جاہلیت کی موت مرنے پر بھی آمادہ ہو جاتا ہے۔

حالانکہ والدین ، اولاد ، بیوی اور عزیز و اقارب سے محبّت

کرنا منع نہیں ہے مگر جب محبّت غلو کی حد تک ہو جاتی ہے. جب محبّت میں غیر ضروری شدت آجاتی ہے تو پھر یہ محبّت اس کو دوزخ میں لے جاتی ہے۔

اسی طرح جب مال و دولت سے محبّت ہو جاتی ہے اور یہ محبت غلو کی حد تک اذہان و قلوب میں سرایت کر جاتی ہے تو پھر اس کا صحیح استعمال اور حق سب کچھ وہ بھول جاتا ہے. اس کو مال کی محبّت اللہ تعالےٰ کے راستے میں خرچ کرنے سے روکتی ہے. جائز طور پر بیوی اور اولاد، عزیز و اقارب پر خرچ کرنے سے بھی روکتی ہے غرضیکہ وہ مال کا بندہ بن جاتا ہے۔

ایسے شخص کی حالت کو قرآن مجید نے اس طرح بیان کیا ہے۔

اَلَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّ	وہ شخص جو مال جمع کرتا ہے
عَدَّدَهٗ ○ یَحْسَبُ اَنَّ	اور اسے گنتا رہتا ہے ○
مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ○ (سورہ	وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال

ویل لکل ۔ ۲ ۔ ۳)

اس کو حیاتِ جاودانی بخشے گا۔

حدیث نے اس شخص کی حالت اس طرح بیان کی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من آتاه الله مالاً فلم يؤدّ زكاته مثل له يوم القيامة شجاعًا اقرع له زبيبتان يطوقه يوم القيامة ثم يأخذ بلهزميته يعني شدقيه ثم يقول انا مالك انا كنزك ثم تلا (آل عمران ۱۸۰) ولا يحسبن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جس شخص کو اللہ تعالےٰ نے مال دیا اور اس نے اس مال کی زکاۃ ادا نہیں کی تو قیامت کے روز اس کے لئے اس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل دے دی جائے گی۔ سانپ کی آنکھوں کے اوپر دو سیاہ

الذین یبخلون بما
اٰتٰھم اللہ من فضلہ ھو
خیرًا لھم بل ھو شرٌّ لھم
سیطوقون ما بخلوا بہ
یوم القیامۃ
(فتح الباری شرح صحیح بخاری
۳/۲۶۸)

نقطے ہوں گے۔ پھر اس کا
طوق بنا کر (اس کے گلے
میں ڈال دیا جائے گا۔
پھر وہ (سانپ) اس کے
جبڑے کو پکڑے گا۔ پھر وہ
کہے گا میں تیرا مال ہوں،
میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر
آپ نے یہ آیت تلاوت
کی (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ)
جو لوگ اُس مال میں سے
جو اللہ تعالےٰ نے ان کو
اپنے فضل سے دیا ہے
بخل کرتے ہیں وہ اپنے
لئے اس کو اچھا نہ سمجھیں بلکہ

ان کے لئے یہ چیز بہت
بری ہے۔ عنقریب قیامت
کے روز اس مال کا طوق
بنا کر اس کی گردن میں ڈال
دیا جائے گا جس (مال) کا
وہ بخل کرتے تھے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترك بعدہ کنزًا مثل لہ یوم القیامۃ شجاعًا اقرع لہ زبیبتان یتبعہ یقول ویلک ما انت یقول انا کنزك الذی کنزت	بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے بعد وہ مال چھوڑے جس کی زکاۃ نہ دی ہو تو قیامت کے دن اس کے لئے اس کے مال کو ایک گنجے سانپ کی شکل

فلا یزال حتی یلقمہ یدہ
ثم یتبعہ سائر جسدہ
(رواہ البزار وقال اسنادہ حسن
قلت ورجالہ ثقات، مجمع الزوائد
۳/۶۴)

دے دی جائے گی۔ سانپ
کی آنکھوں کے اوپر دو سیاہ
نقطے ہوں گے۔ وہ سانپ
اس آدمی کے پیچھے آئے گا۔
وہ آدمی کہے گا تیری خرابی ہو
تو کون ہے؟ وہ سانپ کہے
گا میں تیرا وہ مال ہوں جو تو
نے کنز کیا تھا یعنی بغیر زکاۃ
ادا کئے مال جمع کیا تھا۔ پھر
وہ سانپ اس کے پیچھے لگا
رہے گا یہاں تک کہ اس کے
ہاتھ کو لقمہ بنا کر کھا جائے گا۔
پھر سارے جسم کو کھا جائے گا۔

کنز کسے کہتے ہیں؟ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:-

ولا صاحب کنز لا یفعل فیه حقّه الا جاء کنزه یوم القیامة شجاعًا اقرع یتبعه فاتحًا فاه فاذا اتاه فرّ منه فینادیه خذ کنزك الّذی خبأته فانا عنه غنیّ فاذا رأی ان لا بدّ منه سلك یده فی فیه فیقضمها قضم الفحل (صحیح مسلم ۲/۶۸۴)

اور نہ وہ صاحبِ کنز جو (مال) کا حق ادا نہیں کرتا تھا، مگر اس کا وہ مال جس کی وہ زکاۃ ادا نہیں کرتا تھا بروز قیامت ایک گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا اس حال میں کہ وہ سانپ منہ کھول کر اس کے پیچھے لگا ہو گا۔ پھر جب وہ سانپ اس کے پاس آئے گا تو وہ اس سے بھاگے گا، وہ سانپ اسے پکارے گا پکڑ میں تیرا

مال ہوں جو تو نے چھپا کر رکھا
تھا (وہ کہے گا) میں آج اس
مال سے بے پرواہ ہوں۔
پھر جب وہ دیکھے گا اب کوئی
بچاؤ کی صورت نہیں ہے تو
اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں
دے دے گا پھر وہ (ہاتھ)
اس طرح کھا جائے گا جس
طرح اونٹ کھا جاتا
ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:۔

کل ما ادیت زکاته وان — ہر وہ مال جس کی تو نے زکاۃ
کان تحت سبع ارضین — ادا کر دی ہے اگرچہ وہ سات
فلیس بکنزٍ وکل ما — زمینوں کے نیچے ہو وہ کنز

لا تؤدی زکاتہ فہو کنز (مجمع الزوائد ۳/۶۴) (فتح الباری ۳/۲۷۲) وسندہ صحیح۔

نہیں اور ہر وہ مال جس کی تو نے زکاۃ ادا نہ کی ہو وہ کنز ہے۔

اس موقوف حدیث کو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے مرفوع کیا ہے :۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مالٍ وان کان تحت سبع ارضین تؤدی زکاتہ فلیس بکنزٍ وکل مالٍ لا تؤدی زکاتہ وان کان ظاھرًا فہو کنز" (رواہ الطبرانی فی الاوسط ۹/۱۳۰)

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ مال جو سات زمینوں کے نیچے ہو جس کی زکاۃ ادا کی جاتی ہو وہ کنز نہیں اور ہر وہ مال جس کی زکاۃ ادا نہ کی جاتی ہو بس وہ کنز ہے اگرچہ وہ ظاہر ہو۔

سوید بن عبدالعزیز کو ابن حبان اور دارمی نے ثقہ کہا ہے۔ (تہذیب) وسندہ حسن.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں :-

كنت البس اوضاحًا من	میں سونے کے زیور پہنتی تھی۔
ذهب فقلت يا رسول الله	میں نے کہا اے اللہ کے رسول
صلى الله عليه وسلم أكنز	صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ کنز ہے؟
هو؟ فقال ما بلغ ان تؤدى	آپ نے فرمایا: جو (زیور زکوٰۃ)
زكاته فزكى فليس بكنزٍ	کو پہنچ گیا اور تم اس کی زکوٰۃ
(رواہ ابوداؤد ۲/۹۵) (ورواہ الحاکم	ادا کر دیتی ہو تو وہ پاک ہو گیا
فی مستدرکہ ۱/۳۹۰ صححہ ھو والذھبی)	پھر وہ کنز نہیں ہے۔
ان عمر سأل رجلاً عن ارض	حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
له باعها فقال له احرز	اس شخص سے معلوم کیا جس
مالك واحفرله تحت فراش	نے اپنی زمین فروخت کی۔
امرأتك قال يا امير المؤمنين	حضرت عمرؓ نے اس شخص سے
اليس بكنز فقال ليس بكنزٍ	کہا اپنے مال کی حفاظت کر
ما أُدِّيَ زكاته (رواہ ابن ابی	اپنی بیوی کے فرش کے نیچے

شیبۃ ۳/۸۰ وسندہ صحیح) ۔

اس مال کو دبا دے۔ اس شخص نے کہا اے امیرالمومنین وہ کنز نہیں ہوگا؟ حضرت عمرؓ نے کہا جس مال کی زکاۃ ادا کر دی جائے وہ کنز نہیں ہے۔

زمین بھی مال ہے اس کی زکاۃ بھی ادا کرنی چاہیئے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :۔

اَیُّ مالٍ اُدِّیَ زکاتہ فلیس بکنزٍ (رواہ ابن ابی شیبۃ ۳/۸۰ وسندہ صحیح)

جس مال کی بھی زکاۃ ادا کر دی جائے پھر وہ کنز نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں :۔

ما ادی زکاتہ فلیس بکنزٍ

جس مال کی بھی زکاۃ ادا

(رواہ ابن ابی شیبہ، وسندہ صحیح) کردی جائے پھر وہ کنز نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:۔

وجد لرجلٍ عشرة الاف بعد موته مدفونة قال فقالوا هذا كنزما كان يؤدي زكاته فقال ابن عمر لعله كان يؤدي عنها من غيرها۔ (رواہ ابن ابی شیبہ۔ وسندہ صحیح)	ایک شخص کے اس کی موت کے بعد دس ہزار (دینار) دفن ہوئے ملے۔ لوگوں نے کہا یہ مال کنز ہے جس کی زکاۃ ادا نہ کی گئی ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا ممکن ہے کہ وہ دوسرے مال سے زکاۃ ادا کر دیتا ہو۔

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے مروی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

ما من احد لا یؤدّی زکاة نہیں ہے کوئی جو مال کی

ماله الا مثل له يوم القيامة شجاعًا اقرع حتّى يطوق به عنقه (صحيح الترغيب والترهيب ۱/۴۶۵)

زکاۃ ادا نہ کرتا ہو مگر اس کے لئے اس کے مال کو بروز قیامت گنجے سانپ کی شکل دے دی جائے گی یہاں تک کہ طوق بنا کر اس کی گردن میں اس کو ڈال دیا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

ان الّذی لا یؤدّی زکاۃ ماله یخیّل الیه ماله یوم القیامة شجاعًا اقرع له زبیبتان قال فیلزمه او یطوقه یقول انا کنزك

بے شک جو شخص اپنے مال کی زکاۃ ادا نہیں کرتا ہے۔ بروز قیامت اس کے لئے اس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل بنا دی جائے گی۔ ا

انا کنزک۔ (صحیح الترغیب والترہیب ۴۶۷/۱

کی آنکھوں کے اوپر دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ کہتے ہیں: اس کی (گردن) میں اس کا طوق بنا دیا جائے گا۔ وہ کہے گا میں تیرا خزانہ ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔

لہٰذا مال کی زکوٰۃ دے کر مال کو پاک کیجئے اس کو کنز نہ بننے دیجئے۔

جو زکاۃ نہیں دیتا اس کی نماز نہیں ہوتی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :۔

اُمرنا باقام الصلوٰۃ وایتاء الزکاۃ ومن لم یزک فلا صلوٰۃ لہ (رواہ الطبرانی فی الکبیر ولہ اسنادہ صحیح. مجمع الزوائد ۶۲/۳)

ہمیں نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا اور جو زکاۃ نہیں دیتا اس کی کوئی نماز نہیں۔

حضرت انس بن مالک رضؓ کہتے ہیں :-

لا صلوٰۃ الا بزکاۃ (مصنف عبدالرزاق ۴/۱۰۹ وسندہ صحیح) — نماز نہیں ہوتی مگر زکاۃ کے ساتھ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو صاحب مال، صاحب زکاۃ ہو یعنی جس کے پاس ۴۸،۰۰۰/- ہزار روپے ہوں، جو ۴۸۰۰/- روپے کا مالک ہو تو اس کو ہر ہزار پر ۲۵ روپے زکاۃ ادا کرنا ہے یعنی تقریباً ۴۸،۰۰۰/- ہزار پر ۱۲۰۰/- روپے زکاۃ ادا کرنا ہے۔ اتنے مال کا مالک جب زکاۃ امیر کو ادا نہیں کرے گا، زکاۃ نہیں دے گا تو اس صورت میں وہ مسلم جو نماز تو پڑھتا ہے مگر زکاۃ نہیں دیتا۔ اس کی نماز نہ ہوگی۔ لہٰذا زکاۃ ادا کرتے رہیئے تاکہ ہماری نماز اللہ تعالےٰ کے ہاں مقبول ہو جائے۔

علاوہ بریں جو صاحب مال نہیں ہے اس کی نماز پر

اس حدیث کا اطلاق نہ ہوگا۔

جس نے زکاۃ ادا کر دی وہ شر و ہلاکت سے بچ گیا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :۔

قال رجل من القوم يا رسول الله ارأيت ان ادّى الرجل زكاة ماله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ادى زكاة ماله فقد ذهب عنه شره (رواه الطبراني في الاوسط ۲/۳۴۷) اسناده حسن (مجمع الزوائد ۳/۶۳) (صحيح الترغيب والترهيب ۱/۴۵۷)

لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے بتائیے اگر کوئی شخص اپنے مال کی زکاۃ ادا کر دیتا ہے؟ (تو وہ شر سے بچ گیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اپنے مال کی زکاۃ ادا کر دی۔ پھر یقیناً اس سے اس کا شر جاتا رہا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :۔

اتی رجلٌ من بنی تمیم
الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال یارسول
اللہ انی رجلٌ ذو مالٍ کثیر
وذو اھلٍ وذو حاضرۃٍ
فاخبرنی کیف انفق ،
وکیف اصنع ؟ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تخرج الزکاۃ
من مالک فانہ طھرٌ
یطھرک وتصل اقاربک
وتعرف حق السائل و
الجار والمسکین فقال
یارسول اللہ اقلل لی

بنو تمیم کا ایک شخص رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آیا۔ اس نے کہا اے
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم میں ایک ایسا شخص
ہوں جس کے پاس بہت
دولت ہے اور میرے اہل
وعیال بھی بہت ہیں اور میں
صحت کے لحاظ سے کمزور
ہوں۔ آپ مجھے خبر دیجئے کہ
میں (مال) کس طرح خرچ
کروں اور کس طرح میں
(مال) کو استعمال میں لاؤں؟
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال فآت ذا القربى
حقه والمسكين و
ابن السبيل ولا تبذر
تبذيرًا قال حسبي يا
رسول الله اذا ادّيت
الزكاة الى رسولك
فقد برئت منها الى
الله ورسوله؟ فقال
رسول الله صلى الله
عليه وسلم نعم اذا
ادّيت الزكاة الى
رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقد برئت
منها ولك احدها

نے فرمایا: تم اپنے مال کی زکاۃ
نکالتے رہو کیونکہ وہ پاکی ہے
جو تمہیں پاک کردے گی اور اپنے
عزیز و اقارب کے ساتھ رشتہ
ملائے رکھو، سائل کا حق
پڑوسی کا حق اور مسکین کے
حق کو یاد رکھو۔ اس نے کہا اے
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
آپ نے مجھے کچھ کم بتایا؟ آپ
نے فرمایا: رشتہ دار کا حق ادا
کرو، مسکین اور مسافر کا حق
ادا کرو اور فضول خرچ نہ کرو۔
اس نے کہا: اے اللہ کے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم یہ مجھے کافی

واثمہا علی من بدّلہا
(رواہ الطبرانی فی الاوسط
۹/۳۷۰ وسندہ صحیح)

ہے۔ (آپ نے زکاۃ ادا کرنے کی جو بات کی ہے) اگر میں آپ کے قاصد کو زکاۃ ادا کردوں تو میں زکاۃ کے سلسلہ میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بری ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے جب تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو زکاۃ ادا کردوگے تو پھر تم زکاۃ کے سلسلہ میں بری قرار پاؤگے اور تمہیں (زکاۃ ادا کرنے کا) اجر ملے گا اور گناہ اس پر ہوگا جو اسے

تبدیل کرے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :-

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ادّیت الزکاۃ فقد قضیت ما علیك ... (رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان فی صحیحہما والحاکم وقال صحیح الاسناد ووافقہ الذہبی، صحیح الترغیب والترہیب ۱/۴۶۱)	بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نے زکاۃ ادا کر دی تو جو تم پر ذمہ داری تھی تم نے وہ ادا کر دی۔

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زکاۃ ادا کرنے والے کو زکوٰۃ ادا کرنی ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد وہ پاک ہو گیا، اس کا مال پاک ہو گیا، شرعی ذمہ داری سے سبکدوش ہو گیا، وہ اجر کا مستحق ہو گیا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ مال دار آدمی کو اپنے مال کے مصرف کے لئے امیر جماعت سے معلومات

کر لینی چاہئے تاکہ اللہ تعالےٰ کے ہاں کسی قسم کی پکڑ نہ ہو۔
پھر زکاۃ ادا کرنے کے بعد احسان نہ جتائیے۔ اللہ تبارک وتعالےٰ فرماتا ہے :۔

لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی (سورۃ البقرہ ۔ ۲۶۴)

احسان جتا کر اور تکلیف دے کر اپنے صدقات یعنی زکاۃ کو ضائع نہ کرو۔

آپ کا کام ہے صرف زکاۃ ادا کرنا۔ زکوٰۃ دے کر نہ احسان رکھے نہ اس ٹوہ میں لگ جائے کہ جناب زکوٰۃ کہاں جا رہی ہے کون کھا رہا ہے، کہاں کہاں استعمال ہو رہی ہے۔ یہ ذمہ داری زکوٰۃ ادا کرنے والے کی نہیں ہے بلکہ امیر جماعت کی ہے وہ اللہ تعالیٰ کو جواب دہ ہے مأمورین سے اللہ تعالیٰ سوال نہیں کریگا۔ ان سے جو سوال ہوگا وہ زکوٰۃ نہ دینے کا ہوگا۔

اعرج رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں :۔

سألت ابن عمر فقال ادفعھو میں نے ابن عمرؓ سے زکوٰۃ

اليهم وان اكلوا بها لحوم الكلاب فلما عادوا اليه قال ادفعها اليهم (رواه ابن ابی شيبة ۴/۲۸) واسناده صحيح۔ (ارواء الغليل ۳/۳۸۰)

کے بارے میں) سوال کیا (کہ کس کو ادا کی جائے) ابن عمرؓ نے کہا ان کی طرف دے دو یعنی امراء کو اگرچہ وہ اس زکوٰۃ کے ذریعہ سے (شکاری) کتوں کا (شکار کیا ہوا) گوشت کھائیں۔ پھر جب دوبارہ انہوں نے سوال کیا تو ابن عمرؓ نے کہا زکوٰۃ امراء کو دے دو۔

قزعہ رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں :-

قلت لابن عمران لی مالاً فالی من ادفع زكاته فقال ادفعها الی هؤلاء القوم يعنی الامراء قلت اذًا

میں نے ابن عمرؓ سے معلوم کیا کہ میرے پاس مال ہے میں اپنے مال کی زکوٰۃ کس کو دوں؟ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے

یتخذن بها ثیاباً و	کہا ان حضرات کو دے دو یعنی
طیبًا فقال و ان اتخذوا	امراء کو۔ میں نے کہا اس صورت
بها ثیاباً وطیباً ولکن	میں امراء حضرات زکوٰۃ سے
فی مالك حق سوی الزکاة	کپڑے اور خوشبو وغیرہ حاصل
(ارواء الغلیل ۳/۳۸۰) وسندہ	کر لیتے ہیں۔ ابن عمرؓ نے کہا
صحیح۔	اگرچہ وہ زکوٰۃ سے کپڑے اور
	خوشبو حاصل کر لیں۔ لیکن
	تیرے مال میں زکوٰۃ کے علاوہ
	بھی تو اور حق ہیں۔

ابوالحکمؒ کہتے ہیں:۔

اتی ابن عمر رجلٌ فقال	ابن عمرؓ کے پاس ایک شخص
ارأیت الزکاة الی من	آیا۔ اس نے کہا۔ آپ مجھے
ادفعها فقال ادفعها الی	زکوٰۃ کے بارے میں بتلایئے کہ
الامراء و ان تمزعوا	میں کس کو دوں؟ ابن عمرؓ نے

بھا لحوم الکلاب علی موائدھم (ارواء الغلیل ۳/۳۸۰) وسندہ صحیح لغیرہ۔	کہا:۔ امراء کو دے دو اگرچہ امراء زکوٰۃ کے ذریعہ اپنے دسترخوانوں پر (شکاری) کتّوں کا (شکار کیا ہوا) گوشت ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھائیں۔

سہیل ابن ابی صالح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:۔

اتیت سعد بن ابی وقاص فقلت عندی مال وارید اخراج زکاتہ وھؤلاء القوم علی ماتری قال ادفعھا الیہ فاتیت ابن عمر وابا ھریرۃ وابا سعید رضی اللہ عنھم فقالوا مثل ذلک (رواہ ابن	میں حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ کے پاس آیا۔ میں نے کہا میرے پاس مال ہے اور میں اپنے مال کی زکوٰۃ نکالنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور آپ ان حضرات کو دیکھ ہی رہے ہیں؟ حضرت سعدؓ نے کہا تم زکوٰۃ امیر کو دے دو۔ پھر میں ابن عمرؓ وابوہریرہؓ

ابی شیبہ ۴/۲۸ وابوعبید ۹/۱۷۸)
(البیہقی ۴/۱۱۵) وسندہ صحیح ۔
(ارواء الغلیل) وایضاً جابر بن عبداللہ
وعبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم
(رواہ البیہقی ۴/۱۱۵) تلخیص ابن
حجر ۲/ ص۱۶۴)

اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے پاس آیا. انہوں نے بھی یہی جواب دیا. اور یہی جواب حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دیا۔

حضرت عبداللہ ابن عمر، حضرت ابوہریرہ، حضرت ابو سعید خدری، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت عبداللہ ابن عباس، اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم نے قرآن مجید کی آیت کے مطابق مسئلہ بتا دیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً
(سورۂ توبہ ۱۰۳)

(اے رسول) آپ ان لوگوں کے مال کی زکوٰۃ وصول کیجئے

یعنی امیر جماعت المسلمین ہی مسلمین سے زکوٰۃ وصول کریگا۔ کسی اور کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔ یہی جواب مندرجہ بالا اصحاب کرام رضؓ نے دیا۔ اب وہ زکوٰۃ کا کیا کرتے ہیں، کہاں خرچ کرتے ہیں اس کی کھوج مسلمین کو لگانے کی ضرورت نہیں۔ حضرت ابن عمر رضؓ نے الزامی جواب دیتے ہوئے کہا اگرچہ امراء زکوٰۃ سے (شکاری) کتّوں کا (شکار کیا ہوا) گوشت کھائیں۔ آپ جانتے ہیں کہ امراء ایسا ہرگز نہیں کرسکتے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر امراء زکوٰۃ کا صحیح استعمال نہیں کرتے ہیں اور آپ کی نظر میں وہ ضائع ہو رہی ہے تو آپ کو اعتراض کی کیا ضرورت ہے، اگر امراء غلط کریں گے تو اللہ عزوجل ان سے حساب لے گا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:۔

قال المغیرہ بن شعبہ	حضرت مغیرہ بن شعبہ رضؓ نے
کیف تصنع فی صدقۃ	اپنے غلام ھنید سے کہا تم
اموالی قال منھا ما	اپنے مال کا تصرّف کیسے کرتے

ادفعها الى السلطان و منها ما اتصدق بها فقال مالك وما لذلك قال انهم يشترون بها البزوز ويتزوجون بها النساء ويشترون بها الارضين قال فادفعها اليهم فان النبي صلى الله عليه وسلم امرنا ان ندفعها اليهم وعليهم حسابهم

(رواه البيهقي ۴/۱۱۵ في سنن الكبرٰى) (تلخيص ابن حجر ۲/۱۶۴ وسكت عليه الحافظ)

ہو؟ اس نے کہا میں اس میں سے کچھ (مال) سلطان یعنی امیر کو دیتا ہوں اور کچھ اس میں سے صدقہ کر دیتا ہوں۔ حضرت مغیرہ رضؓ نے کہا: کیا بات ہے تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ اس نے کہا یہ لوگ زکوٰۃ سے ہتھیار و کتّان خریدتے ہیں؟ زکوٰۃ سے عورتوں سے شادیاں کرتے ہیں اور زکوٰۃ کے (مال سے) زمینیں خریدتے ہیں۔ حضرت مغیرہ نے کہا تم زکوٰۃ امیر کو دے دو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسی بات

کا حکم دیا ہے کہ ہم زکوٰۃ امیر
کے حوالہ کردیں۔ پھر امراء پر
اس کا حساب ہے۔

یعنی آپ حضرات پر جو ذمہ داری ہے آپ ادا کریں اور جو ذمہ داری امراء پر ہے وہ امراء ادا کرنے کے پابند ہیں۔

زکوٰۃ روکنے والا لقمہ دوزخ بنے گا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :۔

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مانع الزکاۃ یوم القیامة فی النار (رواه الطبرانی فی الصغیر، صحیح الترغیب والترہیب ۱/۴۶۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں : زکوٰۃ روکنے والا بروز قیامت دوزخ میں ہوگا۔

لہٰذا زکوٰۃ روک کر دوزخ نہ خریدیئے۔

ایک زمانہ ایسا آئے گا لوگ زکوٰۃ دینے کو بوجھ سمجھیں گے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليأتين على الناس زمان قلوبهم قلب العجم قلت وما قلب العجم قال الدنيا قلوبهم قلوب العجم قلت وما قلوب العجم قال سنتهم سنة الاعراب ما اتاهم من رزقٍ جعلوه في الحيوان يرون الجهاد ضررًا والزكاة مغرمًا (رواه الطبراني في الكبير وفيه بقية بن الوليد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لوگوں پر ضرور ضرور ایک زمانہ ایسا آئے گا ان کے دل عجم کے دل ہوں گے۔ میں نے کہا عجم کے دل کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا عجم کے دل کا مطلب دلوں میں دنیا کی محبت بس جانا ہے۔ میں نے کہا عجم کے دلوں کا اور کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: ان کا طریقہ اعراب کا طریقہ ہوگا جب ان کے پاس رزق آئے گا اس کو وہ حیوان سے

وھو ثقة ولکنہ مدلس وبقیة رجالہ موثقون، مجمع الزوائد ۳/ ۶۵ وسندہ صحیح)

(منسوب) کردیں گے، جہاد کو نقصان سمجھیں گے اور **زکوٰۃ کو بوجھ سمجھیں گے۔**

خط کشیدہ الفاظ پر غور کیجئے۔ آج کل یہی دور گذر رہا ہے کہ زکوٰۃ تاوان اور بوجھ سمجھ کر بادِل ناخواستہ ادا کی جاتی ہے۔

زکوٰۃ روکنے سے اللہ تعالیٰ قحط مسلط کر دیتا ہے

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا منعوا الزكاة الا حبس عنهم القطر۔ (رواه الطبراني في الكبير و مجمع الزوائد ۳ج/ ۶۵) (صحيح الترغيب والترهيب ۱/ ۴۶۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لوگ زکاۃ نہیں روکتے مگر اللہ تعالیٰ ان سے بارش کا پانی روک لیتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يمنعوا زكاة اموالهم الا منعوا القطر من السماء (صحيح الترغيب والترهيب ١/٤٦٨)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لوگ اپنے مالوں کی زکوٰۃ نہیں روکتے مگر بادل سے پانی روک لیا جاتا ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :-

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منع قوم الزكاة الا ابتلاهم الله بالسنين (رواه الطبراني في الاوسط ورجاله ثقات. مجمع الزوائد ٢/٦٦) (صحيح الترغيب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کوئی قوم زکوٰۃ نہیں روکتی مگر اللہ تعالےٰ ایسی قوم پر قحط مسلط کر دیتا ہے۔

لہٰذا قحط سے بچنے کے لئے زکوٰۃ ادا کرتے رہیئے۔

زکوٰۃ اسلام کا پُل ہے

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :-

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الزکاۃ قنطرۃ الاسلام (رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط ورجالہ موثقون) سندہ صحیح.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زکوٰۃ اسلام کا پُل ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کو اسلام کا پُل قرار دیا یعنی زکوٰۃ کی اسلام میں بنیادی حیثیت ہے۔ اگر مسلمین جو اسلام پر چلتے ہیں وہ امیر جماعت کو زکوٰۃ نہیں دیں گے ادھر اُدھر دیں گے تو بتایئے اسلام کا پُل کیسے تعمیر ہوگا۔ پل کی تعمیر سے روکنا لوگوں کو اسلام سے روکنے کے مترادف ہے۔ علاوہ بریں زکوٰۃ کو اسلام کا پل اس لئے بھی قرار دیا گیا ہے کہ اس پُل کے ذریعہ دو خطے جو دریا یا نہر کی وجہ سے ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتے ہیں باہم مل جاتے ہیں اور باسانی کاروبار کا سلسلہ چلتا

رہتا ہے۔ اگر درمیان سے پُل توڑ دیا جائے تو دونوں خطوں کا تعلق ٹوٹ جائیگا۔ اسی طرح اسلام کا پل زکوٰۃ ہے اگر یہ پل درمیان میں نہ رہے تو گویا ہمارا تعلق اسلام سے کٹ جائے گا۔ جیسا کہ گذشتہ صفحات میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ زکوٰۃ نہ دینے والے کی نماز نہیں ہوتی یہی وجہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ نہ دینے والوں سے جنگ کی۔ کیونکہ انہوں نے اسلام کے پل کو توڑ دیا اور اپنا تعلق اسلام سے ختم کر لیا۔ بہت غور کا مقام ہے۔

زکوٰۃ ادا کرنے والا بخل کی تہمت سے بچ گیا

حضرت خالد بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بریٔ من الشح من ادّی الزکاۃ وقری الضیف واعطی فی النائبۃ (رواہ الطبرانی فی الکبیر ۴/۱۸۸)	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جس نے زکوٰۃ ادا کی مہمان نوازی کی اور حق کے کاموں میں دیا وہ بخل کے الزام سے بچ گیا۔

(اصابة ۱/۴۰۶ واسنادہ حسن)

مانع الزکوٰۃ تارک الصلوٰۃ ہے، زکوٰۃ نہ ادا کرنے والا شریر ہے، مانع الزکوٰۃ دوزخی ہے، آج کل لوگ زکوٰۃ کو بوجھ سمجھ کر دیتے ہیں فرض سمجھ کر نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث نے ایسے حضرات کے عمل کو بخل سے تعبیر کیا ہے۔ لہٰذا زکوٰۃ ادا کرتے وقت نہ بوجھ سمجھیں اور نہ بخل کو آنے دیجئے۔

زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے یعنی اسلام کے کچھ اراکین ہوتے ہیں وہ اراکین اسلام کو مضبوطی اور تقویت دیتے ہیں۔ اسلام کے پانچ اراکین یہ ہیں: کلمۂ شہادت، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ۔ پانچ میں سے چار اراکین ایسے ہیں جن سے مشترکہ فائدہ کم اور انفرادی فائدہ زیادہ ہے۔

مثلاً آدمی کلمہ شہادت پڑھ کر توحید پر آجاتا ہے اور مسلم بن جاتا ہے۔ نماز انسان کو دوزخ سے بچاتی ہے، روزہ اللہ کے لئے ہے، حج انسان کو گناہوں سے پاک وصاف کردیتا

ہے یہ چاروں رکن انسان کے اپنے عمل کے حامل ہیں لیکن
زکوٰۃ وہ بنیادی پتھر ہے جس سے مشترکہ فائدہ ہوتا ہے۔
جب مسلمین زکوٰۃ ادا کرتے ہیں یعنی وہ زکوٰۃ جو مال و دولت
کی شکل میں بیت المال میں جمع ہوتی ہے تو اس سے مختلف
مسلمین کو وظائف، تنخواہیں، کتب کی چھپائی، مساجد کی تعمیر
تبلیغی مقاصد کا خرچ اور دوسرے وہ کام جن سے جماعت و
اسلام کو تقویت ملتی ہو پورے ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس
کی اہمیت کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں زکوٰۃ کا ذکر
کثرت سے کیا ہے اور نماز و زکوٰۃ کو ساتھ ساتھ بیان کیا ہے۔
اتنی بنیادی چیز کو جو ادا نہیں کرے گا آپ خود بتائیے اس کے
ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔؟

میں اس موقع پر حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کا عمل
پیش کروں گا کہ انہوں نے زکوٰۃ نہ دینے والوں کے ساتھ کیا
سلوک کیا۔

حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :-

لما قبض رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وارتد
من ارتد من الناس قال
قوم نصلی ولا نعطی الزکاۃ
فقال لابی بکر اقبل منھم
فقال لو منعونی عناقاً
لقاتلتھم فبعث خالد بن
الولید وقوم عدی بن
حاتم بالف رجل من
طیءٍ حتی اتی الیمامۃ قال
وکانت بنو عامر قد قتلوا
عمّال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم واحرقوھم

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی (روح) قبض کر لی گئی
تو لوگوں میں سے جو مرتد ہوا وہ
مرتد ہو گیا۔ (مرتد) لوگوں نے
کہا ہم نماز پڑھیں گے لیکن
زکوٰۃ نہیں دیں گے۔ لوگوں نے
حضرت ابوبکر صدیق سے کہا
آپ ان لوگوں سے (زکوٰۃ)
وصول کیجئے۔ حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے کہا وہ بکری کا
بچہ جو وہ (آپ کو دیتے تھے) میں
اس کے نہ دینے پر ضرور ضرور
جنگ کروں گا۔ حضرت ابوبکر

بالنار فكتب ابوبكر الى
خالد ان اقتل بني عامر
واحرقهم بالنار ففعل
حتى صاحت النساء ثم
مضى حتّى انتهى الى الماء
خرجوا اليه فقالوا الله
اكبر الله اكبر نشهد
ان لا اله الا الله نشهد
ان محمّدًا رسول الله
فاذا سمع ذلك كف
عنهم فأمره ابوبكر ان
يسير حتى ينزل الحيرة ثم
يمضي الى الشام فلما
نزل بالحيرة كتب الى

الصدیقؓ نے حضرت خالد بن
ولیدؓ کو اور عدی بن حاتم کے
ایک ہزار افراد جو طئ قبیلہ سے
تھے بھیجا یہاں تک کہ وہ یمامہ
پہنچے۔ کہتے ہیں: بنو عامر نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے عمّال کو قتل کر دیا اور ان
کو آگ سے جلا دیا۔ پھر حضرت
ابوبکر الصدیق نے حضرت
خالد کو خط لکھا کہ بنو عامر کو
قتل کر دو اور ان کو آگ سے
جلا دو۔ پھر حضرت خالدؓ نے
ایسا ہی کیا یہاں تک کہ عورتیں
چیخیں۔ پھر حضرت خالدؓ پانی

اهل فارس ثم قال انی	پر آئے وہ ان کی طرف نکلے
لاحبّ ان لا ابرح حتّی	انہوں نے کہا اللہ اکبر، اللہ
افزعھم فاغار علیھم حتّی	اکبر، ہم گواہی دیتے ہیں کہ
انتھی الی سورا فقتل وسبیٰ	اللہ ہی الٰہ ہے اور ہم گواہی
ثم اغار علی عین التمر	دیتے ہیں کہ محمد اللہ کے رسول
فقتل وسبیٰ ثم مضی الی	ہیں۔ پھر جب حضرت خالدؓ
الشام۔ قال عامر فاخرج	نے ایسا سنا تو قتل سے ہاتھ
الیّ ابن بقبلۃ کتاب	روک لیا۔ تو پھر ابوبکر صدیقؓ
خالد بن الولید الی	نے حضرت خالدؓ کو حکم دیا کہ
مرازبۃ اھل فارس	ان کو قید کرلو یہاں تک کہ
السلام علی من اتبع	وہ حیرۃ مقام پر اترے۔ پھر
الھدیٰ فانی احمد	وہ شام کی طرف چلے۔ پھر
اللہ الذی لا الٰہ الا	جب وہ حیرۃ مقام پر فروکش
ھو بالحمد الذی فصل	ہوئے تو اہل فارس کی طرف

حرمكم وفوق جماعتكم
ووهن باسكم وسلب
ملك كم فاذا جاءكم
كتابى هٰذا فاعتقدوا
منى الذمّة وادّوا
الىّ الجزية وابعثوا
الىّ بالرّهن والافوا
الذى لا اله هو لالقينّكم
بقوم يحبون الموت
كحبكم الحياة سلام على
من اتبع الهدٰى
(رواه ابو يعلىٰ فى مسنده ۱۴۶/۱۳
۱۴۷)(مجمع الزوائد ۶/ ۲۲۰)
(المطالب العاليه ۴/ ۲۷۹)

خط لکھا۔ پھر حضرت خالدؓ نے
کہا: میں پسند کرتا ہوں کہ
یہاں سے نہ ہٹوں حتیٰ کہ میں
تمہیں ڈراؤں۔ پھر حضرت
خالدؓ نے حملہ کیا یہاں تک کہ
وہ سورا مقام یعنی عراق کے
شہر بابل پر رکے۔ پھر حضرت
خالدؓ نے ان کو بھی زکوٰۃ نہ
دینے پر قتل کر دیا اور کچھ کو قید
کرلیا۔ پھر حضرت خالدؓ نے
عین التمر پر حملہ کیا انہیں
بھی قتل کر دیا اور قید کرلیا۔
پھر وہ شام پہنچے۔ حضرت عامر
کہتے ہیں: پھر ابن بقیلہ نے

(وقد تقدم قولی ابی بکر واللہ
لومنعونی برقم (۶۸) وهناك
ذکرناله الشاهد) محمد بن اسحٰق کی
حدیث نے اس کی متابعت کی ہے
(رواه الطبرانی ورجاله ثقات الی
ابن اسحٰق (مجمع الزوائد ۶/۲۲۰)

میرے سامنے حضرت خالد
بن ولیدؓ کا خط نکالا (جس میں
یہ مضمون تحریر تھا) بسم اللہ
الرحمٰن الرحیم۔ خالد بن ولید
کی طرف سے مرازبہ اہل فارس
کی طرف، سلامتی اس شخص
پر ہو جو ہدایت کی پیروی کرے،
میں اس اللہ کی تعریف کرتا
ہوں جس کے سوا کوئی الٰہ
نہیں مگر وہ، تمام تعریف
اس ہستی کے لئے ہے جس
نے تمہاری ہیبت کو ختم کر
دیا، تمہاری جماعت کو ٹکڑے
کر دیا اور تمہاری جنگ کو

کمزور کر دیا اور تمہاری حکومت
کو تم سے چھین لیا۔ پھر جب
تم کو میرا یہ خط ملے تو میری طرف
سے میری اس امان کی تصدیق
کرنا۔ پھر مجھے جزیہ ادا کرو اور
میری طرف اپنے ضامن بھیجنا۔
ورنہ بس اس ہستی کی قسم جس
کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہیں ضرور
ضرور ایسے لوگ بھیجوں گا جو
موت کو پسند کرتے ہیں جس
طرح تم زندگی کو پسند کرتے
ہو (فقط) سَلَامٌ عَلٰی مَنِ
اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے

زکوٰۃ دینے سے انکار کیا، حضرت ابوبکر صدیقؓ جو خلیفۃ المسلمین تھے انہوں نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو مختلف شہروں میں بھیج کر زکوٰۃ وصول کی اور نہ دینے والوں کو قتل کر دیا۔ مزید برآں ایسے لوگ اسلام سے خارج ہیں۔

وہ مستورات جو اپنے زیور کی زکوٰۃ دیتی ہیں دوزخ سے بچ گئیں

① ان امرأة اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم و معها ابنة لها وفی ید ابنتها مسکتان غلیظتان من ذهب فقال لها اتعطین زکاة هذا؟ قالت لا قال ایسرک ان یسورک اللہ بهما یوم القیامة سوارین من نار؟ قال

ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی اور اس کے ہاتھ میں دو سونے کے بھاری کنگن تھے۔ آپ نے لڑکی سے فرمایا: کیا تم اس کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ لڑکی نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند کرو گی کہ اللہ

فخلعتهما فألقتهما الى النبي صلى الله عليه و سلم وقالت هما لله و رسوله (رواه ابوداؤد والترمذي واحمد والدارقطني) (صحيح الترغيب والترهيب ۱/۴۷۱)

تعالیٰ تمہیں بروز قیامت آگ کے دو کنگن پہنائے؟ کہتے ہیں: اس لڑکی نے ان دونوں کنگنوں کو اتار دیا پھر ان دونوں کنگنوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ڈال دیا اور لڑکی نے کہا یہ کنگن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صدقہ ہیں۔

(۲) دوسری حدیث میں اس طرح الفاظ آئے ہیں:-

ان امرأتين اتتا رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي ايديهما سوارات من ذهب فقال لهما

دو عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور ان دونوں کے ہاتھ میں دو سونے کے کنگن تھے. آپ نے

اتؤدّیانِ زکاتہ؟ قالتا لا فقال لھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أتحبّان ان یسورکما اللہ بسوارین من نار؟ قالتا لا قال فادّیا زکاتہ (رواہ النسائی) (صحیح الترغیب والترھیب ۱/۴۷۱)

ان دونوں عورتوں سے فرمایا: کیا تم دونوں ان (کنگنوں) کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ ان دونوں نے کہا نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں عورتوں سے فرمایا: کیا تم دونوں اس بات کو پسند کروگی کہ اللہ تعالیٰ تم کو دو آگ کے کنگن پہنائے؟ ان دونوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: تو تم دونوں ان کنگنوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔

(۳) حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

دخل علیّ رسول اللہ صلی   رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الله عليه وسلم فرأى في يدي فتخات من ورق فقال ما هذا يا عائشة فقلتُ صنعتُهنّ اتزين لك يا رسول الله قال اتودين زكاتهنّ قلت لا او ما شاء الله قال هي حسبك من النار۔
(رواه ابوداؤد ودار قطني) (صحيح الترغيب والترهيب ۱/۴۷۲)

میرے ہاں داخل ہوئے. آپ نے میرے ہاتھ میں چاندی کی چوڑیاں دیکھیں۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ یہ کیا ہیں؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ان کو بنوایا ہے، تاکہ آپ کے لئے ان سے زینت کروں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ میں نے کہا نہیں یا جو اللہ نے چاہا کہا! آپ نے فرمایا: تمہیں یہ چوڑیاں آگ میں لے جانے کے لئے کافی ہیں۔

(۴) حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں :-

دخلتُ انا وخالتي على النبي صلى الله عليه وسلم و علينا اسورة من ذهب فقال لنا أتعطيان زكاته قالت فقلنا لا فقال اما تخافان ان يسوركما الله اسورة من نار اديا زكاته (رواه احمد باسناد حسن) (صحيح الترغيب والترهيب ۱/۲۷۴)

میں اور میری خالہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوئیں اور ہم نے سونے کے کنگن پہن رکھے تھے۔ آپ نے ہم سے فرمایا کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ آپنے فرمایا: کیا تم اس بات کا خوف رکھتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو آگ کے دو کنگن پہنائے؟ (میں تمہیں حکم دیتا ہوں) کہ ان کی زکاۃ ادا کرو۔

⑤ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہتے ہیں:۔

جاءت هند بنت هبيرة الى رسول الله صلى الله

ہند بنت ہبیرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

عليه وسلم وفي يدها
فتخ من ذهب اى خواتيم
ضخام فجعل رسول الله
صلى الله عليه وسلم
يضرب يدها - فدخلت
على فاطمة رضى الله عنها
تشكو اليها الذى صنع
بها رسول الله صلى الله
عليه وسلم فانتزعت
فاطمة رض سلسة فى عنقها
من ذهب قالت هذه
اهداها ابو حسن فدخل
رسول الله صلى الله عليه
وسلم والسلسة فى يدها

آئیں اور ان کے ہاتھ میں
سونے کی بڑی انگوٹھیاں تھیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان کے ہاتھ پر مارنے لگے ۔
پھر حضرت فاطمہ رض کے پاس وہ
داخل ہوئیں اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کیا
اس کی شکایت کی۔ حضرت
فاطمہ رض نے اپنی گردن سے سونے
کی زنجیر اتاری اور کہا یہ مجھے
ابو حسن نے تحفہ دیا تھا۔ (اسی
اثنا میں) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم (فاطمہ رض کے ہاں)
داخل ہوئے اور ان کے ہاتھ

فقال یا فاطمة ایغرّك
ان یقول الناس ابنة
رسول الله صلی الله علیه
وسلم وفی یدك سلسلة
من نار۔ ثم خرج ولم
یقعد فارسلت فاطمة
بالسلسلة الی السوق فباعتها
واشترت بثمنها غلامًا
فاعتقته فحدّث بذلك
النبی صلی الله علیه وسلم
فقال الحمد لله الذی
انجی فاطمة من النار
(رواه النسائی باسناد صحیح) (صحیح
الترغیب والترهیب)

ہیں وہ سونے کی زنجیر موجود
تھی۔ آپ نے فرمایا: اے
فاطمہ تمہیں یہ بات پریشان
کرے گی کہ لوگ کہیں کہ رسول
اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی
بیٹی کے ہاتھ میں آگ کی زنجیر
ہے؟ پھر آپ چلے گئے اور
بیٹھے نہیں۔ پھر حضرت فاطمہؓ
نے اس زنجیر کو بازار بھیجا پھر
اس کو فروخت کر دیا اور اس
کی قیمت سے ایک غلام خریدا
اور اسے آزاد کر دیا۔ پھر نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
کا ذکر کیا گیا، آپ نے فرمایا:

ہر قسم کی تعریف اس ہستی
کے لئے ہے جس نے فاطمہ کو
آگ سے نجات دی۔

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو زیورات خواتین پہنتی ہیں خواہ وہ کنگن ہوں، چوڑیاں ہوں، انگوٹھیاں ہوں زنجیر ہو، یہ زیور سونے کا ہو یا چاندی کا، استعمال میں ہو یا استعمال میں نہ ہو دونوں صورتوں میں زکوٰۃ ادا کرنی ہو گی کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

خواتین اس بات کی شکایت کرتی ہیں کہ ہم زیور کی زکوٰۃ کہاں سے دیں کیوں کہ ہم تو کام کاج وغیرہ نہیں کرتیں۔ کیا ان کا یہ شکوہ درست ہے؟ آیئے دیکھتے ہیں۔

خواتین اپنے والدین سے، اپنے شوہروں سے، اپنے عزیز و اقارب سے جو اُن کے ذمہ دار ٹھہرتے ہیں اپنے وہ تمام کام کروا لیتی ہیں جن کی ان کو ضرورت ہوتی ہے، جن کی وہ خواہش رکھتی

ہیں۔ جب وہ اپنے والدین سے اور اپنے شوہروں سے لڑ جھگڑ کر زیور بنوالیتی ہیں، عمدہ لباس بنوالیتی ہیں تو زکوٰۃ ادا کرنا تو فرض ہے: دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے ایسا کیوں نہیں؟

بعض خواتین کام کاج کر کے بھی اپنی تمنائیں پوری کرتی ہیں تو دوزخ سے بچنے کے لئے کوئی کوشش کیوں نہیں؟ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اپنے ہاتھوں سے کام کرتیں اور جو روپیہ پیسہ آتا وہ سب اللہ تعالٰی کے راستے میں خرچ کر دیتیں (صحیح بخاری وصحیح مسلم)۔ یہ ازواج مطہرات نفل کے لئے یہ سب کچھ کرتی تھیں۔ ہم تو خواتین سے فرض کام کی ادائیگی کے لئے درخواست کر رہے ہیں۔

تحفہ وتحائف وبخشش کی بھی زکوٰۃ دی جائے

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:۔

قال کان یعطینا العطاء ثم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

یأخذ زکاته (رواه الطبرانی	ہمیں بخشش وغیرہ دیتے تھے.
ورجالہ رجال الصحیح خلا ہبیرۃ و	پھر آپ اس کی بھی زکوٰۃ لیتے
ھو ثقۃ، مجمع الزوائد ۳/۸۸)	تھے۔

لہٰذا تحفہ تحائف کی بھی زکوٰۃ نکالی جائے۔

زمینداروں سے ان کے کنوؤں پر اوران کے میدانوں پر زکوٰۃ وصول کی جائے

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہتی ہیں :۔

قال رسول اللہ صلی اللہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم تؤخذ صدقۃ	فرماتے ہیں : زمینداروں سے
اھل البادیۃ علی میاھم	ان کے کنوؤں پر اوران کے
وبا قنیتہم (رواہ الطبرانی	میدانوں پر زکوٰۃ وصول کی
فی الاوسط واسنادہ حسن ؛ مجمع	جائے۔
الزوائد ۳/۷۹)	

الغرض زکوٰۃ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے زکوٰۃ کو وقت پر پابندی کے ساتھ امیر جماعت کے سپرد کرتے رہیئے۔ جب آپ حضرات پابندی کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرتے رہیں گے تو یہ زکوٰۃ آپ کی قبر میں بھی کام آئے گی۔ اس سلسلہ میں حدیث ملاحظہ کیجیئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

فاذا کان مؤمنًا کانت	جب کسی مؤمن کو قبر میں اتارا
الصلوٰۃ عند رأسه والزکاۃ	جاتا ہے تو) نماز اس کے سرہانے
عن یمینه والصوم عن	آجاتی ہے اور زکوٰۃ اس کے
شماله وفعل الخیرات و	دائیں طرف آجاتی ہے اور
المعروف والاحسان	روزہ اس کے بائیں جانب
الی الناس من قبل رجلیه	آجاتا ہے اور امر بالمعروف
فیوتی من قبل رأسه	اور نہی عن المنکر اور نفل کام

فتقول الصلوٰۃ لیس قبلی
مدخل فیوتی عن یمینه
فتقول الزکاۃ لیس
قبلی مدخل ویوتی
من قبل شماله فیقول
الصوم لیس قبلی مدخل
فیقال له اجلس فیجلس
(الفتح الربانی جزء ۸ ص ۱۱۵)
واسناده حسن۔

اور وہ احسان جو وہ لوگوں
پر کرتا رہا اس کے پائینتی آجاتے
ہیں۔ پھر اس کو سر کی طرف
سے لایا جاتا ہے تو نماز کہتی
ہے میری طرف سے تم نہیں
آسکتے اور جب اس کو دائیں
جانب سے لایا جاتا ہے تو
زکوٰۃ کہتی ہے تم میری طرف
سے نہیں آسکتے اور جب اس
کو بائیں جانب سے لایا جاتا
ہے تو روزہ کہتا ہے تم میری
طرف سے داخل نہیں ہو سکتے۔
پھر اس سے کہا جاتا ہے بیٹھ
جاؤ۔ پھر وہ بیٹھ جاتا ہے۔

یعنی یہ وہ فرشتے ہیں جو کسی مؤمن یا مسلم کی قبر میں سوال وجواب کے لئے داخل ہوتے ہیں اور مردہ سے سوال کرتے ہیں۔ ان فرشتوں کا نام منکر ونکیر ہے۔ (ترمذی وصحہ)

ماشاء اللہ کس طریقے سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے کسی مؤمن یا مسلم کی نجات کے لئے کیسے عمدہ طریقے نکالے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر حال میں مسلم کو بچانا چاہتا ہے۔ مسلمین غور کریں کہ نماز، زکوٰۃ، روزہ اور دوسرے نیک کام دنیا میں نہ کئے تو بتایئے قبر میں کس طرح نجات ہوگی۔ اگر آپ نماز پڑھتے ہیں مگر زکوٰۃ نہیں دیتے تو جب فرشتہ قبر میں آئے گا اور دائیں جانب خالی ہوگی تو کوئی مسلم صاحبِ زکوٰۃ ہو کر زکوٰۃ نہ دینے کا عذر پیش کرے گا اور جب اس کے پاس کوئی عذر نہ ہوگا تو وہ عذابِ قبر سے کیسے بچ سکے گا "اللّٰھم انی اعوذ بک من عذاب القبر" (صحیح بخاری)

زکوٰۃ مسلم کو عذابِ قبر سے بچاتی ہے، زکوٰۃ پاک کرتی ہے،

زکوٰۃ دوزخ کے عذاب سے بچاتی ہے، زکوٰۃ قحط سالی سے بچاتی ہے، زکوٰۃ بخل سے بچاتی ہے، زکوٰۃ کفر سے بچاتی ہے، زکوٰۃ لالچ سے بچاتی ہے، زکوٰۃ کنز سے بچاتی ہے، زکوٰۃ مسلم کو مختلف عذابات سے بچاتی ہے، زکوٰۃ شر و ہلاکت سے محفوظ رکھتی ہے، زکوٰۃ اسلام کو کمزور ہونے سے بچاتی ہے یعنی زکوٰۃ اسلام کے لئے پُل کا باعث ہے، زکوٰۃ تزکیہ نفس کردیتی ہے یعنی ناپاک ہونے سے بچاتی ہے، زکوٰۃ قتل ہونے سے بچاتی ہے، زکوٰۃ مواخات کا درس دیتی ہے اور زکوٰۃ جنگ سے بچاتی ہے. آپ ان خوبیوں کی مالک زکوٰۃ کے ساتھ کیسا سلوک کر رہے ہیں کبھی غور کیا. لہٰذا یہ کتابچہ آپ کو ضرور غور کرنے پر مجبور کرے گا. آپ غور کر کے ان خوبیوں کے مالک بن جائیں گے۔

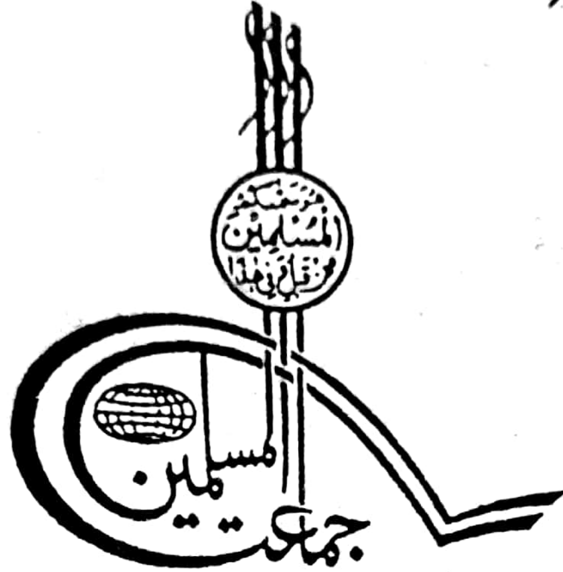
محمد اشتیاق امیر جماعت المسلمین

۸ رجب ۱۴۲۴ھ

مرکز جماعت المسلمین گیلان آباد، کھوکھراپار ۲، کراچی

فون 4407524، 4507305 فیکس 4507305

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝
اکثر لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے باوجود مشرک ہوتے ہیں۔
(یوسف - ۱۰۶)



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ ، فَقُلْتُ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا اِمَامٌ ؟ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا ۔

جماعت المسلمین اور اس کے امام کو لازم پکڑنا ، پوچھا : اگر جماعت اور اس کا امام نہ ہو تو کیا کروں ؟ فرمایا : تمام فرقوں سے علیحدہ رہنا۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

مرکز جماعت المسلمین گیلان آباد، کھوکھراپار ۲-۱/۲ کراچی۔
فون 4513806-4407524 فیکس 4507305

دفتر جماعت المسلمین B-6 بیت الفرقان، SB-12، بلاک C-13، گلشن اقبال،
مین یونیورسٹی روڈ، کراچی۔ فون : 2-4815560 ___ فیکس : 4815563

www.aljamaat.org